نبی کریم ﷺ کی اپنی اُمت پر شفقت ورحمت

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رسوله الكريم، أمّابعد: فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم ﴿ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ﴾[۱]

معزز سامعین!

اُمّتِ محمدیہ پر اللہ ربُّ العالمین کے بے شمار احسانات ہیں، اور اُنہی عظیم احسانات میں سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبیِ رحمت، رسولِ ہدایت، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ وہ عظیم نبی جو ابتدا سے انتہا، اپنی اُمت پر رحمت، شفقت، محبت اور خیر خواہی فرمانے والے ہیں۔

اگر سیرتِ طیبہ کے اوراقِ زندگی پر نظر ڈالی جائے تو ہر ہر صفحہ نبی کریم ﷺ کی اپنی اُمت پر بے پناہ رحمت و شفقت کی روشن مثالوں سے بھرا ہوا نظر آتا ہے۔ آپ ﷺ کو اپنی اُمت کی ہدایت، بھلائی اور نجات کی اس قدر فکر تھی کہ اللہ ربُّ العالمین نے قرآنِ حکیم میں آپ ﷺ کی اس شفقت کو یوں بیان فرمایا:

﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ﴾[۲]

اور اگر اللہ ربُّ العالمین نے عرش پر اپنی رحمت کا اعلان فرمایا، تو فرش پر اسی رحمت کا عملی نمونہ رحمتُ للعالمین ﷺ کو بنا کر بھیجا۔ چنانچہ قرآنِ کریم میں ارشاد فرمایا:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ﴾[۳]

محترم سامعین!

آپ ﷺ ہر نماز میں اپنی امت کے لیے مغفرت کی دعا فرمایا کرتے تھے۔ اماں عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے نبی کریم ﷺ کو بہت خوش دیکھا تو عرض کیا: "یارسول اللہ! میرے لیے دعا فرمادیجئے۔"

آپ ﷺ نے دعا فرمائی: **اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَائِشَةَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهَا وَمَا تَأَخَّرَ، مَا أَسَرَّتْ وَمَا**

۱۔ التوبہ: ۱۲۸

۲۔ التوبہ: ۱۲۸

۳۔ الانبیاء: ۱۰۷

أَعْلَنَتْ "اے اللہ! عائشہ کے اگلے پچھلے، پوشیدہ اور ظاہر تمام گناہوں کو معاف فرمادے۔"

اماں عائشہ رضی اللہ عنہا خوشی سے ہنس پڑیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"کیا میری دعا تمہیں خوش کر رہی ہے؟"انہوں نے عرض کیا:"میں کیوں خوش نہ ہوں؟"

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:وَاللَّهِ إِنَّهَا لَدُعَائِي لِأُمَّتِي فِي كُلِّ صَلَاةٍ"اللہ کی قسم! یہی دعا میں اپنی امت کے لیے ہر نماز میں کرتا ہوں۔"[٤]

یہ تو دنیا کی بات ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم آخرت میں بھی اپنی امت پر رحمتوں کی بارش فرمائیں گے، یہاں تک کہ اپنی قبول دعا بھی امت کی شفاعت کے لیے محفوظ فرمالی۔

یہ تو دنیا کی بات ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم آخرت میں بھی اپنی امت پر رحمتیں نچھاور فرمائیں گے۔ جب ہر نبی نے اپنی خاص دعا دنیا میں مانگ لی، تو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دعا آخرت میں اپنی امت کی شفاعت کے لیے محفوظ رکھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ يَدْعُو بِهَا، وأُرِيدُ أنْ أخْتَبِئَ دَعْوَتِي شَفاعَةً لِأُمَّتِي في الآخِرَةِ"[٥]

ہر نبی کو ایک دعا حاصل ہوتی ہے جو قبول کی جاتی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ میں اپنی دعا کو آخرت میں اپنی امت کی شفاعت کے لیے محفوظ رکھوں۔

f آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کا ایک عظیم پہلو یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت پر عبادات میں آسانی پیدا فرمانے کی کوشش کی۔ معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے پچاس نمازیں فرض فرمائیں، مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بار بار اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں رجوع کرتے رہے، یہاں تک کہ اللہ نے انہیں کم کر کے پانچ نمازیں کر دیا گیا۔

اے اللہ! ہمیں سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر زندہ رکھ، اسی پر موت عطا فرما، اور جنت میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت نصیب فرما۔ آمین۔

جمع وترتیب

ابن مظہر الکبریائی الکانفوری

١١/ مئی/ ٢٠٢٦ء بمطابق ٢٤/ ذی القعدہ/ ١٤٤٧ھ

٤۔ رواہ ابن حبان (٧١١١)، وحَسَّنَهُ الألبانِيُّ

٥۔ متفق علیہ/ بخاري (٦٣٠٤)، ومسلم (١٩٨)